UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222358
UNIVERSAL
LIBRARY

(۷۸۶)

وما ارسلناک الا رحمة للعالمین

دیکھتے ہی شوق سے پڑھئے درود
یہ سراپائے رسول اللہ ہے
قربان قد و قامتِ رعنائے محمد ❊ ہے شوق کی آنکھوں میں سراپائے محمد

مسدس نمبر ۱۶

مرقعِ رحمت
یعنی
سراپای اقدس

عدد ۱۰۷

قطعۂ سنِ مصنف

شکر خالق گشت تصنیفِ سراپای رسول ❊ در شمار از حد برون رفته خدمتگری
نعت ختم الانبیاء شوق برتر شد
چون شجاعت بر علی بر مصطفے پیغمبری

فاعلم باہتمام سید ناظر الحسن ہوش بلگرامی در مطبع ... طبع شد

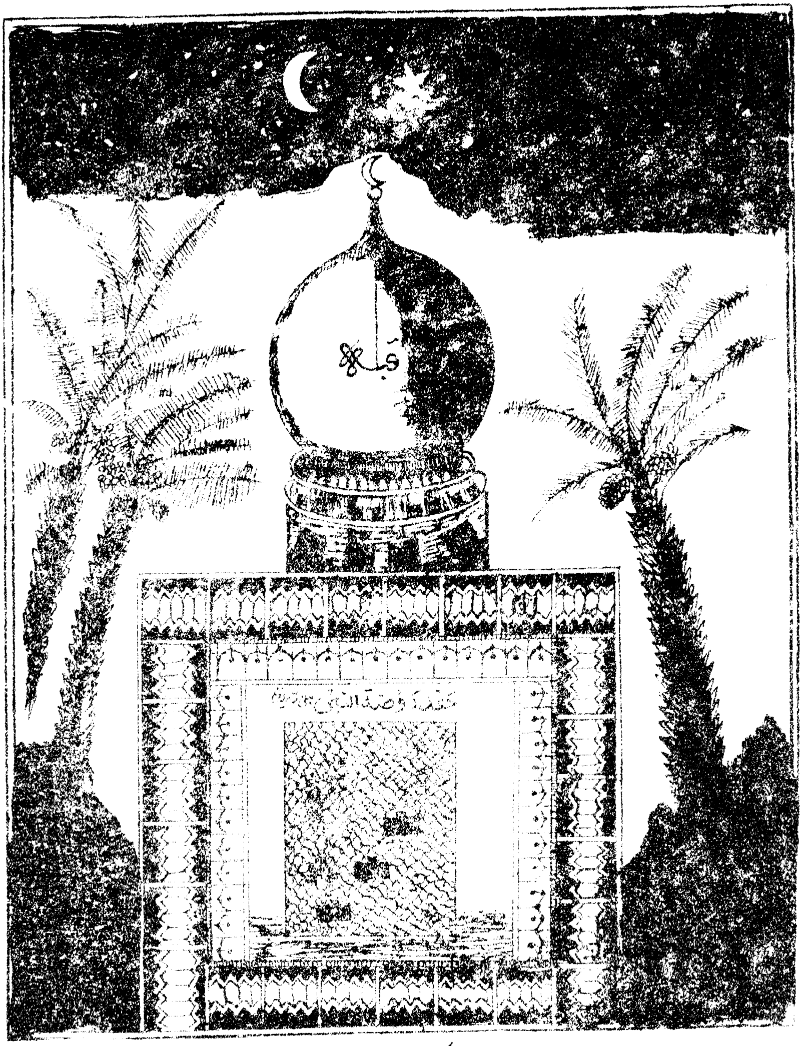

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو ۔ کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

کنگ کوٹھی مبارک

اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

نقل صحیح

حکم

مولوی عبد الرؤف صاحب شوق کی مصنفہ کتاب (مرقع رحمت) کے ساتھ ایک مختصر
جو عماد الملک بہادر نے گذرانا ہے سب کا نقدات لطیفہ ہیں۔ مصنف کو
اطلاع دیجائے کہ کتاب مذکور کو میرے نام سے معنون کرنے کی میں نے مصنف کو خوشی سے
اجازت دی ہے اور بطور صلہ ان کے پاس قناعت و تواضع سے پانچ سو روپیہ حالی روانہ
کر دئے جائیں اور جب کتاب شائع ہو جائے تو پچیس نسخے مصنف سے خرید لئے جائیں فقط

(شرح دستخط مبارک)

۱۱ رجب المرجب ۱۳۳۵ھ
(پنجشنبہ)

شرح دستخط (نواب امین جنگ بہادر)

انتساب

شوق نمکخوار دولت آصفیہ۔ جاں نثار **حضرت عثمانیہ** اپنے بخت رسا اور عطیۂ کبریا جل شانہٗ وعم نوالہٗ پر اگر ناز کرے بجا ہے اور سجدۂ شکر نعمت عظمی بجالائے تو سزاوار شان عبودیت ہے کہ میری جانکاہی اور خون بالائی کا عوض میری توقع سے بڑھکر مجھکو ملا میں نے جس حسن اخلاص و عقیدتمندی سے (**مرقع رحمت**) مسدس نعتیہ مظہر اتم علت وجود عالم و آدم سرِ وجود مرات شہود ہادی سبل مقتدائے رسل۔ صاحب التاج والمعراج والعلم شافع الامم دافع الہم والغم۔ رسالت پناہ احمد مجتبیٰ اشرف الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو لکھکر نقاد سخن خازن علم و فن مفتخر سلاطین زمن جہاں پناہ ظل سبحانی **اعلیٰحضرت بندگانعالی متعالی خلداللہ ملکہ** کے ملاحظہ انور میں پیش کیا۔ **الحمد للّٰہ والمنۃ** کہ بارگاہ سلطانی سے خلعت قبولیت کا شرف ملا اور امید نے مژدہ دیا کہ بخت یاور ہوا۔ اقبال کا تارہ چمکا گھر بیٹھے مدعا پایا۔ نہ صرف اسی حد تک بخت نے یاوری کی بلکہ سعادت و بختیاری نے اس نوید کے پھول برسائے کہ حضرت **آصف سابع** نے بمراحم خسروانہ اپنے نام نامی سے معنون کرنیکی عزت بخشی اور اس اجازت سے اپنے قدیم نمکخوار جاں نثار **شوق** کے شوق کو پورا فرمایا۔ اس دولت قدردانی سے دامن امید کو گوہر مقصود سے بھر دیا۔ للّٰہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست ٭ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید ٭ دنیا میں عزت ملی صلہ پایا اور آخرت کی سرخروئی و جزا کیلئے سند ہاتھ آئی۔ یہ نمکخوار ازلی اور فدائے ابدی نہایت ادب اور انکسار کے ساتھ اس **مرقع رحمت** کو حضرت **آصف سابع** خلداللہ ملکہ کے نام نامی سے **معنون** کرتا ہے اور حضرت مبدء فیاض سے یہ چاہتا ہے کہ یہ **مرقع رحمت للعالمین** کے صدقے سے عزت قبول ابدی اور سعادت سرمدی کے درجہ کو پہونچے اور ذریعۂ عز و شرف دارین رہے اور آیندہ نسلوں کے لئے تا بقائے نام ممدوح بحق یابدوح باعث افتخار اور موجب اعتبار ہو۔ فقط

دُعا گوئی موروثی

ترقی خواہ معروف ابو المعراج میر عبد الرؤف شوق جعفری الصادقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد بعدد کل معلوم لک

لائے یہ بندہ کہاں سے حق تعالیٰ کی زباں | احمدِ مرسل ترے وصف و ثنا کیواسطے

مطلع

(۱) سر پہ میرے شافعِ محشر ہے آج

فضلِ حق و [illegible] اہلِ بیتِ اطہر ہے آج

حضرِ الہام [illegible] ہے آج

الطاف پیمبر ہے آج

تربیتِ [illegible] مرے [illegible] ہے آج

صبحِ [illegible]

مطلع [illegible]

حسن [illegible] فصاحت میری

(۲) [illegible] یمنی ہے بلاغت میری

نازۂ [illegible] مضموں [illegible] میری

زیور [illegible] جان [illegible] طلاقت میری

قابل [illegible] ہے [illegible] میری

بعد [illegible]

فخر و اعزاز و عطا کا مرے سر تاج ہے آج | کچھ تعلّی نہیں اسوقت کا حسّاں ہوں میں

وصفِ محبوبِ خدا صاحبِ معراج ہے آج | شکر ہے مدح نگارِ شہِ ذی شاں ہوں میں

(۴)

اسی مدحت کی بدولت ہی تو زیبا میرا

آسمانوں پہ ملائک میں ہے چرچا میرا

بخت کیا پوچھیئے اچھا ہے یہ اپنا میرا

اس زمانہ میں ہے اک شہرہ تنہا سا میرا

میرا جو کام تھا خوبی سے سرانجام ہوا

راہِ دیں مل گئی دنیا میں بڑا نام ہوا

(۵)

صاف انکو ہوئی نہیں طاقتِ گفتار زبان

راست گوئی کی ہی ہے حال نہ تقریر نہیں

حاسد انکو ہے اگر شوق کی تقریر نہیں

سب ہی مداح کو آئے بعد کی تحریر نہیں

نہ سلاطین کی ہے نا اُمراء کی مدحت

کیوں نہ مقبول ہو محبوب خدا کی مدحت

(۴)

میں وہ ہوں کسی جا کو بھی تو قصد نہیں

کاتبِ نعت ہوں کیفیت نہ کسی نہیں

اسے قدر ثنا سو کوئی تو نہیں

فخر ساتھ ہی کچھ بھی اس نہیں

نام رہ جائیگا احمدؐ کے ثنا خوانوں میں

نعت پہنچائیگی فردوس کے ایوانوں میں

(۶)

دل کہا نیک ہے دنیا میں اچھا ہو

دور ہے جو کریمی کے عصیاں سے

یہ عبادت ہو دیگر تو نہیں ہے مقصود

یہی باعث ہے تو مثنوی فلاں عقد

مدحتِ شاہِ رُسل کا یہ صِلا ملتا ہے

نام دنیا میں ہے عقبیٰ میں خدا ملتا ہے

(٧)

لے خوشنما مسند و شان و وقار [illegible]
نقد دل کر رہے ہیں احباب نثار [illegible]
نہیں جز تکیۂ سر [illegible]
[illegible]

مدح خواں بزم میں یا شمع ہے پروانوں میں
دھوم ہے نظمِ مسلسل کی سخنداںوں میں

(٩)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چارسو خلق میں اور فوقِ سما پر پہونچا
ہوئی معراجِ سخن عرشِ عُلا پر پہونچا

(٨)

مجھ پہ اسطرح سے ہے فضلِ خداوندِ اجل
[illegible] نعتِ نبی نے اکمل
[illegible]
باغِ عالم میں ہے سرسبز مرا باغِ عمل
[illegible]

مرے گلزار میں کب بادِ خزاں آتی ہے
یاں بہار آکے کہیں اور نہیں جاتی ہے

(١٠)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مُلکِ خاقانی و خُسرو پہ ہے قبضہ میرا
اور ہے خُلد کی جاگیر میں حصہ میرا

(۱۱) نکتہ دانوں میں نہیں کس طرح بھی میری کمی
دمِ عیسیٰ ہے مری انفاس میں یہی ہوں وہ کلیم
سحر آرا ہے بیاں اندر دم بلیغ
نہیں زبان لطف نامہ ہے نغمہ ہے تقطیم

نکتہ سنجی مری کیا کم ہے کراماتوں سے
قالبِ نظم میں جان آئی انہیں باتوں سے

(۱۲) شوقی جونپوری کی ہمت ہے آباد ہی
انتساب کہتے ہیں شفیق آرائی جادہ ہی
تازہ مضمون ہے یہی نظر افتادہ ہی
نقش ثانی بھی بیاں آگے دو نیا دہ ہی

دل کو مرغوب جو ہی حُسن سراپائے سخن ہے
مریمِ فکر ہے پھر حاملِ عیسائے سخن ہے

(۱۳) توجیہ المخلص مری زبان ہی
مری ہمت ہے ہمارا کمال میں ہیں ہم
ہیں ہوں ہم حالات اندوہ طرب ہیں ہم
مجھ سے ہے عالمِ امکان میں یہ نظام ہے ہم
بیکیوں میں ہیں ہم ہیں ہیں اور ایسی میں ہم ہوں

جو مرا دم نہ بھرے ماہرِ فن کیا ہوگا
شوق جسمیں نہ ہو مشاقِ سخن کیا ہوگا

(۱۴) ساحرِ نامہ
ساقیا جلد پلا دے مجھے صہبا کے جام
بیں بادہ کشی کے اس سے اس جام میں
بھلے متوا بیہ خاص الطف و
آج کر دے یہ ساقی کو تو مسرور

ترے میخانہ کا دیرینہ شرابی ہوں میں
طالبِ ساغرِ سرجوش وگلابی ہوں میں

(۱۵)

سن کے مری عرض ادا بے تجھی ہنسی لب جو
ناصح فہمانہ نہ سمجھی کہ عقل ہوئی شراب
ناصح ذہن میں جو ساقی کے ہو آئے
شیشے کی طرح جو سینی تماشا ہے بنا
الغرض نہ سمجھے عطا بے خودی میں ہوا بانا

دوسرا رند نہ پائے گا تو ساقی مجھ سا
تجھ سا ساقی ہے نہ ہے اور شرابی مجھ سا

(۱۶)

یکایک نکل آیا ہوا رنج اب نصیب حال
ہجر میں جان ہے کس طرح غم مٹے دل تیرا ہو مشکل حال
جیسے جاں ہے اضمحلال
عمر تری ہے اٹھا خیال
کہ اس کی دنیا میں

دور ہو جائے مرے دل سے یہ غم جام وہ دے
صبحِ امید بنے شامِ الم جام وہ دے

(۱۷)

ساقیا کہتا ہے مرا ایک بچھا دل
دل نہ کہتا ہے جہاں اور ترا آشنا دل
پیر اور جھوٹ کے کیا ہوگا آگے عجیب دل
فیصلہ اس کا ترے ہاتھ ہوئی عادل

لطفِ جنت کا ہے حاصل ترے کاشانہ میں
یونہی رہنے دے پڑا اب مجھے میخانہ میں

(۱۸)

بو جو لیتی ہے شیشے کی ساتھ ہو کر
جام ہے سبھی اس صبا
ساغر بادہ نہیں ہے یہ بیضا
زمزم تیرا بیتی ہے کہ آ کے

جوشِ گردوں خمِ صہبا نظر آتا ہے مجھے
سب جہاں شیشۂ مینا نظر آتا ہے مجھے

(۱۹) ہے یتیمی کا سبب پول کہ ترا ناخن تیغ
[illegible] دوڑا نہیں اس کا ناخن تیغ
[illegible] فیاض ناخن تیغ
[illegible] عشق کا ناخن تیغ

جاں بلب ہوں مجھے مے دیکے جلادے ساقی
جسقدر بادہ پلانا ہو پلادے ساقی

(۲۱) [illegible]
[illegible]

نور اللہ کا لکھتا ہے سراپا مجھ کو
ورق مہر سا کاغذ دے سنہرا مجھ کو

(۲۰) ساقیا ساغر صہبا تو [illegible] دور
[illegible] کوئی تمنا نہیں اور
[illegible]

دیکھ اچھی نہیں یہ بیہ بگوشی تیری
زہر ہے حق میں ہمارے یہ خموشی تیری

(۲۲) [illegible]
[illegible]

صوف کے بدلے کرن مہر درخشاں کی ہو
جوڑا اچھا ہے دوات اب مہ تاباں کی ہو

(۲۳) وہ تنعیمی ہے بوستان مینا یکبار
وہ تنعیمی ہے کہ سرخی ہو شفق کی بیکار
ہے نتیجہ فن نقش و نگار
کہ سرورق پہ کرنا ہے توقیع تیار
پہ تکلیف ہو یہ جیسے کا [illegible]

گہری جدول کو دے مسطر بھی ابھرتا مجھکو
مل گیا ہے قلم شمع تجلا مجھ کو

(۲۴) عزت وادی ایمن ہی یہ حرم اقدس ہے
یہ ادب گاہ ہے سب مجھ سے بہتر ہیں
ہاں تماشائے اجلاس ہی ہیں
چشم صاحب معراج کا اجلاس ہے
اور جبرئیل [illegible] ہے

کیا پُر انوار ہے محبوبِ خدا کا دربار
چشمِ خورشید نے دیکھا نہیں ایسا دربار

(۲۵) وہ مضمون کی زیبائی نہیں جس کی نصیب
وہ جو مضمون اسی نام میں بھی ہیں جس [illegible]
یہاں نعت میں اسی [illegible] تہذیب
یہاں اجلال و وقار و تہذیب
[illegible]

جوش سے دادِ سخن اہلِ وِلا دیتے ہیں
اور مدحت کا حضور آپ صلا دیتے ہیں

(۲۶) عاشقوں کے لیے اس حرم کی ہے سونے کی بہار
عاشقوں کے لیے دونوں جہاں ہیں
دیدہ جلوہ [illegible] انداز
[illegible]
ہاں شعوری [illegible]

ہاتھ میں بادۂ تقدیس کے پیمانے ہیں
شوخی ہر گام پہ کرتے ہیں وہ مستانے ہیں

(۲۸) رونق افروز ہوا بزم میں مہر انوری
ملک و جن و بشر آگہ ہمسر
سجدہ گاہ ملکاں خلدِ ابد اختر
شکرِ احسان خدا مورد و مصدر
مقصد مسرور

زینتِ بزمِ سخن قبلۂ کونین ہیں خود ؛
نور افروزِ مکاں مرجعِ دارین ہیں خود

(۲۹) آمدی ہی تجلی حسب تجلی وہ نورانی
انکا ہی نور ہوا کون و مکاں کا بانی
نہ بیت و رسالت آپ سے ہیں بعد کا ثانی
سرِ حبیب جن بلاغت میں ہوا لاثانی

جعدِ کاکل ہی سے وَاللَّیْلِ کی توقیع ہوئی
انکی تصویر سے وَالشَّمْسِ کی ترفیع ہوئی

(۳۰) ختم ہے ان پہ فضائل سب حبیب
سچ ہے اور وہ نبی سو آپ کے ہیں نقیب
سچ ہے کہ ولا آپ کی ہوئی جس کو نصیب
نقش ہیں آپ کے ہیں سب
بانصیب جن کو رسالت کے ہیں جبرائیل امین
ہیں محبوب خدا مرسل
سرِ حبیب

رازدارانِ خدا میں یہ نبی یکتا ہے ؛
یہی ہم رازِ اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی ہے ؛

(۳۱) بعثت پاک آپ کے دور ہیں وہ ہم عالم علوم
ہر طرف شور فصاحت بلاغت کی تھی دھوم
ہر طرف آپ کا تھا ہجوم
مجبوران ہوئے آپ کا فیض لزوم
اے عجز و فیض لزوم

سامنے جس کے فصیحانِ عرب حیراں تھے
یہ وَمَا یَنْطِقُ کے طوطئ خوش الحاں تھے

(۳۱)

حبیب پاک توئی حبیب رحمت زمین و زمن

بوجود ذات تو مقصود ہے انکار من

بھر و بائیں تب کے بجا تا من

ان سوا اپنا بھلا کر ان سے بجا ہمن

بعد تو شان تو دِ بڑی و بیت سلطان

حکم نے بس وَلَسَوفَ کے عجب کام کیا

اُس پہ یُعطِیکَ کے منشور نے بھی نام کیا

(۳۲)

ثنا و ستائش تو ہی فخر رب جلّ

زیبا ہے توئی ہی بجا ہے ممجد امجد

سب ابھی بیشتر ہیں محمود و ستودہ احمد

تیری تصدیق میں لولاک لما کی ہے

تیری ہی شان میں قرآنِ مُبیں آیا ہے

اور اعزاز بھلا اس سے زیادہ کیا ہے

(۳۳)

توئی آنکہ بسایہ ہے ظلِ ذاتِ تو بتر

توئی ہے اُمت مرحومہ کا یار و یاور

دل سے کرتا ہی ہے اک فہمیدہ مسلم یاور

بندہ ہیں برور پاک توئی ہی بعد داور

گوکہ تو خلق ہوا خلق میں آدمؑ کا خلف

برتری ذات ہوئی فخر رسولانِ سلف

(۳۴)

نعت شیب ہے اِن عظمہ تری شفاعت امت

تری ہیں اِن عجمی بادار امت

کہ شفاعت تری ہمہ غمزدہ فگار امت

ذات والا سے ہے بخشا گیا کار امت

تم سے روز نشور جا بجا کار امت

جب شفاعت کی کمر باندھ کے تو آئیگا

کہہ کے کچھ حق سے گنہگاروں کو بخشائیگا

(۳۵)

اے زہے بخت کہ ہست ثنا خواں تو ہے
دین و دنیا کا شہنشاہ دو جہاں تو ہے
میزباں جس کا خدا خود تھا وہ مہماں تو ہے
وجہ ہستی ہے یہی عالم امکاں تو ہے

تری دہلیز پہ خم شاہوں کی پیشانی ہے
ترے دروازہ کی جبریلؑ کو دربانی ہے

(۳۶)

وہ اولوالعزم ہے تو سب سے ہے جن کی ہے رفیع
ذات تیری ہے مبارک اور بجا ہیں وسیع
جس کو خالق نے دیا خلق جمیل و بدیع
ہے بڑا پایا کا نبی تو امم کا ہے شفیع

دھوم جب تیری شفاعت کی ہر اک جا ہو گی
انبیا کی بھی اُدھر چشمِ تمنّا ہو گی

(۳۷)

وہ تری شان خداداد کہ اے شاہِ امم
خاک نعلین نبی سرمۂ چشم عالم
سب مسلماں کلمہ پڑھتے ہیں ترا اے جانم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

تو ہے یکتا نہ گرا خاک پہ سایا تیرا
عرشِ اعلیٰ سے بھی اونچا ہوا پایا تیرا

(۳۸)

تو وہی احمد مرسل ہے کہ عالی القاب
قاب قوسین او ادنیٰ کا ملا جسکو خطاب
بیشتر سب سے ہیں اعزاز وہ پایا نایاب
بخدا تیرے سوا کوئی نہیں تیرا جواب

رونقِ بزمِ دو عالم شہِ کونین ہیں آپ
بخدا ختمِ رسل مرجعِ دارین ہیں آپ

وجہ معراج شریف

(۳۹) حق کا مطلوب ہوا راہی عرش بریں

چھوڑ کے سب دیکھ لیا آ کے مع روز و علم

ہر طرح عاشق و معشوق ہم یقین ہیں

تا ابد یقین نہیں رتبہ ہوا تیرا الکھ

تری معراج کی شاہد شب اَسریٰ ٹھیری

بس اقامت بھی دَنیٰ اور فتدلّٰی ٹھیری

(۴۱) نہ کبھی تحصیل جو کی کسی سر شتہ

کسی استاد سے نہیں کی تھی آباد

نہ کبھی آ کے کسی پیشہ سے کلام

ہو کے نجیب ترقی نفس ترقی ہے

عالم علم لدُنّی و نبیُّ الاُمّی ٭٭

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭۔

وجہ اُمیّت

(۴۰) امی ہونے میں تھا آپ کے حق میں یہ کمال

ایک بھی یعنی بنا سر استاد کسی کا

سب نے مخلوق میں بننا تھا استاد انکا

بجز اپنے کے کوئی ہو نہیں سکتا استاد

بجز ربی استاد ازل آپ کا استاد بنا

علم سب اوّل و آخر کا پڑھا کر چھوڑا ٭

اپنے شاگردوں میں بے مثل بنا کر چھوڑا ٭

(۴۲) صاف فرمایا خدا نے کہ نبی کو نہیں

آپ کے حق میں ہے علمہ البیان

بہکانے نہ کیا

کہ سیدنا علمہ العلم جلی ہے

سورۂ اقرأ

برملا آیا ہے قرآں میں وَمَا عَلَّمْنَاہُ ٭

سُورتِ اِقْرَأ کی ہے تصدیق ہیا ور اس کے سوا

(٢٣)

قرب بسایۂ احمد کا یہی ہے نکتہ

جب کے سایہ نہ ہو وہ نور خدا ہی کا

منصف [illegible] کہیں سایہ کا سایہ ہی نہیں

پھر [illegible] ہے

منعکس ہو نہیں سکتا جو بھلا عکس کا عکس

اہلِ معقول سے دیکھا نہ گیا عکس کا عکس

(٢٥)

تعریف معراج

عرش پر جب شبِ معراج امین بھی پہنچے

منکشف حال ہوا امت مرحومہ کا

فی ملکوت [illegible] خاص میں کیا بتا

[illegible] طالب کا ہی طالب

کوثر و دوزخ و فردوس سے واقف ہو جائیں

پھر شفاعت کے لئے حشر میں سیدھی چلے آئیں

(٢٤)

جب [illegible] الفت جو ہو [illegible]

کہا یعقوب [illegible]

جب سایہ کو بھی اپنے [illegible]

جس طرح آپ سے یکتا انہیں یکتا رکھا

نہ پسند آئی جو شرکت تو مبرا رکھا

(٢٦)

ہاں [illegible] خلاق [illegible] معنی

تو اپنا [illegible] ہے [illegible] ہیں

سے اعزاز کا قرآن کی آیات [illegible]

[illegible] خدا کا معشوق

جانِ ناچیز نثارِ تو بہ اُمّی و اَبی

لیس لی غیرک یا سیّدِ مکّی مدنی

(۴) [illegible]

صورت جلوہ دہ آئینۂ صدق و صفا
بلبلِ نغمہ کشِ گلشنِ وحی یوسے

[illegible]

معدن و مخزنِ اسرارِ حقیقت ہی یہ سر
بجا زیب دہِ تاجِ شفاعت ہی یہ سر

(۶) [illegible]

نئے مضموں ہوں عطا آج خدایا مجھ کو
کیونکہ لکھنا ہے محمدؐ کا سراپا مجھ کو

(۵) [illegible]

ہم سیہ کاروں کے حق میں یہ بڑی رحمت ہے
مو نہیں سلسلۂ مغفرتِ اُمّت ہے

(۵۱)

[illegible]

عاشقِ گیسوئے احمدؐ جو خدا ہو جائے
پھر بھلا مرتبہ کیونکر نہ بڑا ہو جائے

(۵۲)

[illegible]

دورِ قرأت کیلئے مردمِ دیدہ کے قریں
رحلِ ابرو پہ دھرا رہتا ہے قرآنِ جبیں

(۵۳)

[illegible]

خاص مدِ نظرِ شکلِ خدا ہے یہ جبیں
لوحِ محفوظ سے رتبہ میں سوا ہے یہ جبیں

(۵۴)

[illegible]

بدرِ کامل نے کیا کسب بنا نورانی
بڑھ کے یوں ساغرِ خورشید سے چھلکا پانی

(۵۵) [illegible]

مرحبا ختمِ رسالت کا ہے طغرا اس میں
ہے نہاں بخششِ اُمت کا مچلکا اس میں

(۵۵) [illegible]

ہم نشیں ہو کے اُبھر جاتی ہے ہنگامِ جلال
حوضِ تسنیم میں یا تیرتی ہے مچھلی لال

(۵۶) [illegible]

گو نہاں ہے یہ دمِ غیظ اُبھر جاتی ہے
حق و باطل میں جبھی فیصلہ کر جاتی ہے

(۵۷) [illegible]

مرتبہ ابروؤں کا سب سے سوا اعلیٰ ہے
قابَ قوسین کا آیہ بھی یہاں ادنیٰ ہے

[illegible]

(۵۹)

آپ کی دونوں بھووں پر ہے دل و جاں صدقے

ہیں فدا مقدرتِ عالمِ امکاں صدقے

نقد دیوانگی و ہوش ثنا خواں صدقے

دینِ عشاق کا ایثار ہے ایماں صدقے

آبروِ خلق میں جسکی ہے یہ وہ ابرو ہیں
شان چہرے سے بھی اونچی ہے یہ وہ ابرو ہیں

(۶۱) بینی و چشمِ مبارک

الف بینی اذاں کے لئے ہی سرافراز

تہِ محراب دو مردم ہیں کھڑے بہرِ نماز

ہیں نقشے دو آنکھوں کے دریچے کے باز

مرحبا دیدۂ حق بین شہنشاہِ حجاز

انہیں آنکھوں سے تو دربارِ خدا دیکھ لیا
سیرِ فردوس کی کی عرشِ علا دیکھ لیا

(۶۰) مژگانِ اقدس

صفِ مژگانِ پیمبر کی ثنا کیا ہو رقم

کہیں کھائیں نہ رگِ جاں میں یہ نشتر پیہم

دامنِ فکر کا گو نوک میں اُلجھے ہر دم

مختصر وصف یہی کھا کے میں کہتا ہوں قسم

مردمِ چشم یہ ہے بالِ ہما کا سایا
اسکی یہ آنکھیں ہیں جو خود ہی خدا کا سایا

(۶۲) ابروئے اقدس

گر ابروئے نبوی ٹھہری مصلین کی صف

تو ہے بینی مبارک کو بھی محراب کا شرف

حوضِ کوثر ہے دہن بہرِ وضو اک طرف

اک امام اور کھڑا ہے سرِ ریشِ اشرف

ہے اذاں کے لئے آمادہ مؤذن دایم
یا دو قبلوں میں ہے اک حدِ شریعت قایم

[illegible]

شبِ یلدا ہے نبی مہرِ مبیں کا جالا
یا سیہ سبحہ ہے زاہد نے گلے میں ڈالا

[illegible]

ذکر کیا ہے دمِ رفتارِ شکر ریزی کا
سننے والوں سے سنو حال دلاویزی کا

[illegible]

کیجیے کیا وصفِ دہن حکمِ زباں بندی ہے
یہی سرچشمۂ احکامِ خداوندی ہے

[illegible]

دل پکارا اسے یہ گنجِ نہاں اور ہی ہے
صنعتِ خاصِ خدائے دو جہاں اور ہی ہے

(۶۷)

نورِ ایمانی ہی سے سلکِ دُرِ دنداں کی چمک

کیوں نہ بجلی کو ہو مضموں کی شبِ تیرہ نصیب

یہ زبانی ہی کا زیور ہے تو شمعِ شعلہ زار

روشنائی جو ہے شعلہ ہی ہے

غیرتِ وادیٔ ایمن جو بنا ہے کاغذ

چشمِ بینا کے لئے نُور فزا ہے کاغذ

(۶۹)

کیوں مُتجلی نہ ہوں رخ جو وہیں ہیں تجلی بخش

دیکھنے والوں کو لیکن نہیں آنے دیتے

صبح میں نور کے ہیں جمع برابر انجم

راہب ایسے ہی وہیں تنگ ہیں شبِ ...

جملی قاعدہ ظاہر ہے یہی بے تکرار

لب کے اعداد سے ہو جاتا ہی دانتوں کا شمار

۳۲

(۶۸)

آبداری میں یہ دندان آبِ گوہر سے ہیں

صاف کہتا ہوں نعلی نہیں ہیں ...

دیکھ لے ان کو جو الماس کو کھاتے ہیں

نام تشبیہ ہی دندان سے ... امید

اِنَّ فِی الجنّة نَمِرًا بِاللبن ظاہر ہے

جسکی عظمت پہ حدیثِ نبوی حاضر ہے

(۷۰)

نقص کا قول ہے یہ سوزن ... سے بھی بڑھ کر

دہن تنگ کا ہے ...

کام اور کی ... لعل و گہر کی معدن

ہے اور ہی ... دندانِ شہنشاہِ زمن

بس ہے اب گم شدہ سوزن کی روایت کافی

اُمّ الامت کی ہے بے شبہ شہادت کافی

(۱) دہن پاک

تشبیہ فاصلت پہ زیبا کا غنچہ ہے دہن
نون کا نقطہ ہے دہن
یا کہنا لطف سے بے مثل ہے وہ دہن
سبحان جل جلالہ کیسی ہے دہن
قفل غنچہ ہے اسرار خدا کا یہ دہن

یاں دہن بند ہے دیں کس سے شباہت اسکو
اوّل میم محمّد سے ہے نسبت اس کو

(۲) گوش مبارک

خاص سر مخزن اسرار خدا ہیں یہ گوش
نہیں ہیں ان میں بے عیب
محمل عصیاں الٰہی بے عیب
فی الحقیقت محرم راز خدا
سماں ایسا ہے وارستہ شو غائب

بحر رحمت کے یہی دونوں برابر ہیں صدف
ان میں ہے آب گہرہائے سماعت کا شرف

(۳) ذقن مبارک

صورت و شکل میں کیا ہے جاں
عین عظمیٰ کی قندیل ہیں
غنچہ کی سیدوال و رنہا پہنچ

میوۂ خلد نہیں یہ کہ جو عابد کھائے
دیکھے اس سیب کو جو اُس کی بہی ہو جائے

(۴)

ان کانوں کی لویں
ایکیاں جلوہ ہے دونوں کی
تشبیہ دیں کس سے

کس سے تشبیہ دوں بیکار یہ تاویلیں ہیں
دونوں کانوں کی لَویں نور کی قندیلیں ہیں

(۴۵)

رخِ انور سے فروغِ مہِ درخشاں کیا ہے
[illegible] نمایاں مہِ تاباں کیا ہے
داغ ہے [illegible] نمایاں کیا ہے
ہاں ملا دست [illegible] کیا ہے
پھر تو عالم میں بھلا یوسفِ کنعاں کیا ہے

اڑ گیا آئینہ ماہ کا پارا دیکھا
داغ کھا جانے سے چہرہ ہوا پھیکا دیکھا

(۴۶)

مشتری زہرہ سے جبکا ہے ستارا وہ
[illegible] دو مہ ہے ستارا وہ
جو کہ ہو [illegible] پیارا وہ
[illegible] دیکھیں جسکو یہ پیارا وہ
ہاں ہیں جب [illegible] لگا ہیں نظارا وہ

خالِ زیبائے رخِ پاک کی کیسی ہے بہا
عکس ٹھیرا ہے سویدائے دلِ عاشق زا

(۴۷)

رخ کا آئینہ وہ شفاف [illegible] نظر
دیکھنے والے کو جب [illegible] نظر
دیکھے [illegible] حسن [illegible]
منہ صاف [illegible]
آرسی آئینہ [illegible]

حسن یکرنگئ شاہِ دوسرا دیکھ لیا
دیکھا اُس نور کو یا نور خدا دیکھ لیا

(۴۸)

[illegible] صورت [illegible] کی صورت
مشتبہ عکس [illegible] کی صورت
[illegible] لالہ [illegible] کی صورت
ایسی [illegible] علی کی صورت
[illegible] کامل [illegible] دوسرا کی صورت

پرتو افگن جو یہہ آئینہ کے اندر ہو جائے
شیشۂ زنگ میں پھر روئے سکندر ہو جائے

(۷۹) جمالِ انور

آپ کا سایہ نہ تھا یہ ہے انوکھا جمال
آپ کو حق نے کیا تھا لطافت میں کمال
نہ بنا سایہ [illegible]
[illegible]
تم [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

هستی وجہ شبہ کلیتاً معدوم است
حیرت این است کہ مضمون ہمیں گم توام است

ایسا مشتاقِ نگاہ کس نے بھلا دیکھا ہے
نور اور نازِ سخن وقتِ سخن جھپتا ہے

(۸۰) حسن وہ حسن [illegible]
[illegible]
[illegible]
ناصح [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یدِ قدرت کو کیا پیار قلم چوم لیا
سرِ تصویرِ شہنشاہِ اُمم چوم لیا

شانِ خلاق انوکھی ہے نہاں شانوں میں
طایرِ قدس چھپے بیٹھے ہیں کا شانوں میں

مبارک پشت و کفِ دست

(۸۴) ہتھیلیاں ہیں جو کف انگلیاں ہیں سیمیں ران

ناخنِ دست نہیں ہیں یہ نگینے روشن

لعل کی عقد انامل سے ہیں ہر ایک یمن

پنجۂ قدرت آنکھوں سے بھی ہوئی ہیں روشن

اوصاف سینۂ مبارک

(۸۵) سینۂ پاک سے ہے رخِ صفا کا بیاں

صدر ایوان رسالت کی ہیں جس سے بنیاں

دست ابر سینۂ پاک آئینہ و کماں

آئینۂ علم لدنی کا ہے بنیاد و کماں

گنجینۂ اقلیم صفا ناف سراپردۂ جاں

پہ ضیا سرخ ہتیلی میں جو تحریریں ہیں ٭ دیکھے گر شاہِ حلب تو نہ جمے اس پہ نظر ٭

بہرہ ورِ امتِ مرحومہ کی تقدیریں ہیں ٭ یہ وہ آئینہ ہے قرباں ہو سکندر جس پر

(۸۳) ناخن دست مبارک ہی ہے یہ مہ کا ہلال

[illegible]

سمجھو بھی عقدۂ وہ بالا ہی

ان سے ہی کھلتے ہیں سب عقدۂ اشکال

وادی کھولتے ہیں شمع نہیں اشکال

مبارک شکم

(۸۶) شکم پاک کے جس شخص سے ہے تنگ ہیں بیاں

شفقت و مہر و محبت اسی ہونی ہی کماں

صدر اقدس رسالت کے تھا اس نال کا جال

اب محبت کو بھلا پہنچے گی کوئی کیا مجال

رہتا ہے ایک شمار انکا برابر مہ و سال ٭ شکمِ آئینہ میں جو تھے سمائے جوہر ٭

دست و پا میں ہیں وہ دس بدر تو ہیں بیس ہلال ٭ وہ سب آئینہ کے باہر نکل آئے جوہر ٭

پشتِ مبارک

(۸۸) [illegible] آئینہ کا ہے یاور

وہ جو [illegible] سب تاج

[illegible]

نبوت اور [illegible]

[illegible]

نفسِ قرآں سے اس راز کا ہے استکشاف
مرحبا دولتِ پشتِ شرفِ عبدِ مناف

مُہرِ اور پشت سے ہے رازِ الٰہی اظہر
پشت پہ مُہرِ رسالت کا ہے یکتا محضر

کمرِ اقدس

(۸۹) [illegible]

جادۂ راہِ عدم [illegible] آنکھوں [illegible]

ہے فقط لمعۂ انوارِ تجلی جس کا

[illegible]

اسکو تب باندھیں گے جس روز قیامت ہوگی
حق سے اُمّت کی کمر بستہ شفاعت ہوگی

[illegible]

(۹۰) [illegible] معجزۂ خیرِ انام

[illegible]

پھوٹ کر ہجر پیمبر میں بہت رونے لگا
سُن کے رحلت کی خبر جان کو بس کھونے لگا

[illegible] نعلین [illegible]

[illegible]

کھینچا نہیں [illegible]

تشبیہ میں [illegible]

(۹۱) [illegible]

[illegible] قیامت کا [illegible]

کیوں نہ [illegible] آفات

جس کی الف اللہ کا [illegible]

[illegible] حضرت کا تھا [illegible]

عاشق یار عبادت ہیں وہ پیزرے یہ ہیں | اسکی رفتار سے باقی ہے زمیں پر برکت

پاؤں کے ساق نہیں عرش کے سافین ہیں یا | کو ہیں قرآں میں الف سیکڑوں ہیں بیحرکت

نعلین [illegible] شاہ [illegible]

(۹۲) [illegible] کا سہرا اعجاز

[illegible] آفرینش [illegible]

[illegible]

(۹۳) [illegible]

[illegible]

[illegible] دوزخ [illegible]

[illegible]

جسکی رفتار نے بخشا ہے سر فرش کو فخر | حاشیہ ممدوح کا مداح کی صحبت میں رہے

مس نعلین سے حاصل ہوا ہے عرش کو فخر | یہ سراپائے مقدس مری تربت میں رہے

(۹۵)

یہ زینتِ جنازہ مری تربت پہ زیب ہے
یا رکھیں یہ میت جسمی دل کو جلا ہے
یا اور کوئی بھی نہ تنتی نہ اٹھائے ہے
ان کی جہت کے سوا اور کوئی آکے اُترا جب کہا ہے
نقش بیدردی ادا کر کے ان کا جذب ہے

غسل کے بعد جو حضرات مجھے کفنائیں ؛
رکھکے سینہ پہ سراپا وہ مجھے دفنائیں ؛

(۹۶)

فرطِ عصیاں داغ کا اُس ہوا ہوں آج
تقل عالم مجھکو نہیں ہے نہ جس کا
سینہ و داغ جہ آقا کی شفاعت کی ہے
ہاں گنج بخشش لوائے نبی ہے نہیں ہے

داغِ عشقِ نبوی ہی یہ یقیں شمعِ لحد ؛
ہے سراپائے محمدؐ مری بخشش کی سند

(۹۷)

یا رب یاری سے آج تری بخشش کی طلب ہے
یا ری یاری نے فرمان ان کی تعمیل ہے
ورکے آمادہ ہوں فرمان الٰہی ادب
سنگھوں باندھے حاضر ہوں جیسا تقریب
نہیں دل اور غم خوشی کے سوا بھی لب

سبب اتنا اِسی مداح کے اقبال کا ہو ؛
گوشوارہ یہ سراپا مرے اعمال کا ہو ؛

(۹۸)

ایسی نادی ہوں میں مداح سر سے سرکا رہیں
صبر بھی جب ہوں میں ناز اور ناز اور تمنا ہیں
عرض ہے میری کچھ ہیں پہ ہیں میں ہوں ہیں
ذرہ سے کا ذرہ ہوں میں مہر ضیا بار ہیں

خانہ زادو نمیں مجھے آپ نے ممتاز کیا ؛
خلعتِ مدح عطا کر کے سرافراز کیا ؛

(۹۹) بیعتِ راز

عاشقو دیکھو یہ ہے کیفیتِ محبوبِ خدا جو یہ ارشاد ہوا

یہ ہے آقا کی ہی امت میں سراسر آیا

ساتھ اللہ کے اک وقت ہے ہیں کو بھی وہ راز

وہ جہاں جبریل نہ ملک اور نبی کو بھی

لی مع اللہ پڑھیں دل کو بہت شاد رکھیں
خالق و خلق میں برزخ ہوں اسے یاد رکھیں

(۱۰۱) مصنف کی عرض

اب یہ ہے مصنف کی یہ عرض دعا

ایسا ہی سراپا وہ جمالِ زیبا

کیسے اتر آیا میں ہو موصولِ صلہ

خاص ہے جنت کا ہو موجب سے وصولِ اسکا یا

ہے یہی ہو لطفِ ...

اے شہ کون و مکاں نورِ خدائے برتر
چشمِ رحمت بکشا کن بسوئے شوق نظر

(۱۰۰) ...

بستر ہے چٹائی اور سے پنکھ و ردا

یہ تصنع کا لباس زیبا

کبھی ہے بچھونا کبھی مطلب کبھی

کسی سے کبھی نہ ملا ... تکیہ

جب خدا اور رسول ہی حال قناعت

تمام وزیر ...

کچھ بھی آرام وہ کرتا تھا جو خالق کا وزیر
پشتِ نازک پہ ابھر آتے تھے سب نقشِ حصیر

(۱۰۲)

رب ہے سوال آج یہ جمع سکون ...

واسطے میرے نہ وہ بیت و صوفیہ

واسطے میرے واسطے ہو آنکھ ...

ہو ہی ہمیں میں یار ہے ... شمع ...

خیر انور کی یہ ہے ...

یہ سراپا مری بخشش کا رسالہ ہو جائے
یہ وثیقہ مجھے جنت کا قبالہ ہو جائے

لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب و لا نبی مرسل

(۱۰۳)

کم داور سے جو سبب شرح سینہ میں ہیں
مضطرب ہو کے بیاں جذب کے آئینہ میں ہیں
فرط عصیاں سے بھی محجوب ہیں ناخوش وہ ہیں
بیکس و دنیا ہیں اعمال بھی وہ نامہ ہاتھوں میں لیے ہیں

جز سراپا نہ کوئی نامہ میرے پاس رہے
آپ کے شوق کو واں کوئی نہ وسواس رہے

(۱۰۵)

بخشش ہیں حق فضل مصنف زادہ
وسعت رزق ہے ان کے لیے وابستہ جان
نیا ان تو ابھی کر دیں کی زرادِ کھلادو
دوران نعمائے خدا کے انہیں سمجھ دلادو

قبضہ رازق کی ہی سرکار پہ سارا تیرا
بس مجھے اور انہیں کافی ہے سہارا تیرا

(۱۰۴)

مانگتا ہوں میں تیرے خلق و عطا کا صدقہ
دے پیارے حسن مجتبیٰ کا صدقہ
صدقہ نبی علی شاہ شہدا کا صدقہ
حیدر کا سیدہ کا سب آل عبا کا صدقہ

مرے معروضہ پہ اب صادِ اجابت کر دے
دُرِ مقصود سے مدّاح کا دامن بھر دے

(۱۰۶)

تیمور و دوری ہیں نہی از نامہ مسعود
ہے سب کو غنیمت ہی وجود ذی جود
ہے سایہ کا ان سے ابد تک مقصود
نہیں ان کے دل دشمن ہے ناشاد و مردود

ان کے زیرِ نگیں ملکِ دکن آباد رہے
دشمن انکار ہے رنجور محب شاد رہے

فضلِ خالق ہے ترا ابرِ عطا جھوم کے دنیا میں تیری سخا
جسکی عطا کی نہیں حد اور نہ شمار
بخدا جسکی عطا کا ہوا تو ہی مختار
نبیوں کا ان احمدی کا ہوا تو ہی مختار
سب نبیوں کا تجھ پہ ہی تو ہی دلدار

خلق میں اُمت مرحومہ لقب پایا ہے
کسکی اُمت کے لئے ایسا خطاب آیا ہے

رسالہ تیمن الخیر

من تصنیف شاعر شیوہ بیاں مداحِ خاتم المرسلاں خانہ زاد رسولِ زماں
ہیچمداں ابو المعارج میر عبد الرؤف شوق جعفری تلمیذ رشید و سعید
جناب حبیب کنتوری
بعہد ہمایوں مہد شہ ممدوحِ دوراں نظام الملک آصفِ سابع اعلیحضرت
نواب میر عثمان علیخان بہادر مدظلہم العالی خلد اللہ ملکہ

۱۳۳۵ھ

تقریظ عالیجناب معلی القاب ہز ایکسلنسی راجہ راجایان مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر یمین السلطنت جی سی آئی ای۔ شاد بالقابہم

مولوی سید عبدالرؤف صاحب ابوالمعاج المتخلص بہ **شوق** صاحبزادہ جعفر الصادقی نے فطری مذاق سے فن شعر کی تحصیل میں شوق کیا اور اُس شوق کو الحمد للہ پورا کیا کہ طبقۂ شعرا میں مستند مانے جاتے ہیں محب **شاد** ہیں کمسنی سے تعارف ہے۔ جس طرح **شوق** تخلص کرتے ہیں طبعیت بھی شوقین رکھتے ہیں خوش مزاج ہنس مکھ ظریف طبع جس محفل میں بیٹھ گئے وہیں کے ہو رہے اور محفل انکی ہو گئی۔ عالم آشنا جہاں دوست۔ یار شاطر نہ بار خاطر۔ نقل ہر محفل۔ صاحب دل۔ اگرچہ عمر کے دوپہر گذر چکے ہیں مگر دل ابھی جوان ہے محبت اور یگانگی میں شیر وشکر ہیں **فقیر شاد** سے دیرینہ محبت رکھتے ہیں۔ اُن کی محبت میں هَلْ مِنْ مَزِيد کی شان ہے۔ جوانی میں دنیا کے کاروبار سے فراغت حاصل کر چکے۔ اب توشۂ عقبیٰ کی تیاری میں مصروف و مشغول ہیں رحمۃ للعالمین کا سہارا لیا ہے اور اسی شان کی رحمت کی نعت میں گویا رحمۃ للعالمین کی شانِ نزول کو ثابت کیا ہے مسدس کیا ہے واقعی رحمت کا دریا ہے۔ یہ وہ رحمۃ للعالمین ہے جس کا ارشاد ہے

اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَكُلُّ شَيْئٍ مِنْ نُوْرِيْ

اور جسکی ذات شانِ کمالات سے بالکل اس کے مصداق ہے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دریائے نعت سے نایاب گوہر چن چن کر نکالے ہیں اور سلکِ نظم میں حُسن سلیقہ سے پروئے ہیں بے شبہ سب در شہوار ہیں۔ طبیعت کا رنگ سدا بہار ہے اس لئے کلام میں بھی تازہ بہار ہے معلومات کے خزانے بھرپور ہیں اور صدہا اساتذہ کے منتخب جواہر اشعار دماغ کے خریطہ میں محفوظ ہیں جو کچھ مسدس میں کہا عقیدے کی روشنی کا اظہار کیا کَمَا يَظْهَرُ النُّوْرُ مِنَ الشَّمْسِ الْبَيْضَاءِ گویا زبان تسنیم و کوثر سے دھوئی ہوئی ہے۔ اس لئے شعر کی پاکیزگی اور لطافت بڑھی ہوئی ہے جس طرح گفتگو میں رنگینی اور بے ساختگی اور شوخی دیکھی جاتی ہے

وہی جوہر نظم میں بھی پایا جاتا ہے۔ بیان میں جیسے شیرینی اور لطافت بھری ہوئی ہے وہ ہی طرز سخن سے ٹپکتی ہے نئی تشبیہوں کے دل دادہ لطیف کنایوں کے شیدا لفظوں کی تراش اور بندش میں عجیب دل بستگی ہے ترکیبوں کی خوبصورتی سونے پر سہاگہ۔

الغرض جس نیت سے یہ مرقع رحمت لکھا تھا اس کا اجر تو خدا اور مصطفٰے سے آخرت میں ضرور پائیں گے مگر دنیا میں بھی خداوند دکن سے اس کا صلہ پایا کہ بارگاہ خسروی میں پیش ہوا **حضور آصف سابع** نے قدر دانی فرمائی سخن کی عزت بڑھائی اپنے نام نامی سے معنون کرنیکی اجازت کے ساتھ بمراحم خسروانہ حکم نافذ کیا کہ مد خلعت و تواضع سے پانسو روپیے **شوق** کو دئے جاویں اور طبع مسدس کے بعد پچیس نسخے داخل بارگاہ خسروی کئے جائیں اس قدر دانی اور مزید کرم نے **شوق** کے شوق کو پورا کر دیا۔ **شوق** کے بخت رسا کا کیا کہنا دنیا میں بھی عزت پائی اور آخرت کی دولت سعادت ہاتھ سے نہ دی جزاہ اللہ فی الدارین خیراً **شاد** کی دعا ہے کہ رحمۃ للعالمین اپنی رحمت کاملہ سے **شوق** کو دارین میں سرخرو باآبرو رکھے اور اپنے دامن عاطفت میں آخرت میں جگہ دے پھلے پھولے بیل منڈھے چڑھے دولت مغفرت سے مالامال کرے .... **آمین ثم آمین**

ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری

قطعہ

تیرے حبیب کا ڈھونڈا ہے آسرا یارب	ہو مغفرت کی عطا ان کو ایخدا دولت
الٰہی **شوق** کی ہو جائے آرزو پوری	ہو آخرت کا یہ توشہ **مرقع رحمت**

تقریظ عمدۃ العلماء بحر العلوم حسام الاسلام مولٰنا سید نثار حسین صاحب مہتمم شفاخانہ یونانی سرکاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ تعالٰی علی ما وھب ممدوحی نعم العلم والادب فوفقنی بان نطق بجمیل الثناء علیہ والشکر لہ علی ما انعمہ حبذا الحسب والنسب فوصل الی اعلی اللقب فبعثنی علی ان امدح ھذا لمداح لفخر الانبیاء علیہ

واصلي على نبيه المنقذ من شفا جرف العطب وهو علة غائية للخلق فهو
للعالمين السبب ونعم المرشد الى مارجح ووجب وعلى آله هم بررة كرام
باعلى المعالي والرتب بهم الافتخار للنهي والارب وصحبه الذين هم ممدوحون
فى الكتب والخطب واستكشف بهم دجى الكرب وبعد الثناء على رب الارض
والسماء والتسليم على سيد الانبياء وآله الكرماء وصحبه العظماء **اقول**
انه اهل الزمان المتصفين بالايمان ان السبب الداعى لى الى تنطيق لسان
القلم بلسان العرب مرة واخرى بالعجم ان الناظم المؤتمن والشاعر
فخر الزمن الاديب الاريب والكامل اللبيب قد وصف ورصف وقدس
لمن هو قد تطهر من كل عيب ورجس ودنس ومدح وحمد للرسول الامجد
المجيد المحمد خاتم الانبياء والمرسلين صلى الله عزشانه عليه وآله واصحابه
وسلم الاجمعين الاكتعين فطالعته فوجدته باعلى النظم زين الدرب والفهم
الأنق المدح مدفوع القدح ــه الانغم توصيفه للرسول من الله رب الرقيق
العتيق ؛ ومضمونه نعم قد حار عقلى وقد طار لبى بهذا الدقيق ؛ سبيل الهدى
من سطور الحروف دوائرها مثل كأس الرحيق ؛ حقيق بانى اثنى عليه
واذ ليس ذا ابا الحقيق ؛ فحسبت مصنفه وموصفه ومرصفه
حريا بان يمدح على مدحه لخاتم الرسل لكل الخلق به التوسل ويوصف مدحه
للنبي الاعظم الاكرم المكرم المفخم المنذر الهادى الى مستقيم السبل بالمدح له
من الله التفضل لعنادل بستان العالم بتحميده وتمجيده التعندل لان وصاف الحسب
جيد الجيب والتوصيف والحب عجيب المجيب ففى اكتساب للثواب يمدح المداح
لاشرف الكائنات صواب فان المادحين المحبين الوصافين لمفخر الموجودات
احباب اوصل الله مسبب الاسباب هذا مقبول الشيخ والشاب لى منتهى مايتمنا
فى الدين والدنياه وبارك مبداه ومنتهاه بحرمة المعصومين الاطياب فى الاولياء الانجاب

تقریظ ترجمان حقیقت ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب

ایم، اے، پی، ایچ، ڈی، بیرسٹر ایٹ لا - لاہور

شوق صاحب کی نظم میں نے دیکھی ہے - اس کے ہر شعر میں خلوص محبت اور عقیدت کی جھلک ہے خوشا وہ دل جو عشقِ نبوی کا نشیمن ہو؟
سید عبد الرؤف صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اِن کو اپنے حبیب پاک کی محبت عطا فرمائی - میری نگہ میں ان کا ہر شعر قابل احترام ہے -

تقریظ افضل العلماء مولوی مفتی سید نور الضیا صاحب

جج ہائیکورٹ حیدرآباد دکن

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا

عمر یست کہ از جناب شوق آگاہم - قدرتش بر اصنافِ سخن مسلم است ہدایتِ الکتابش خبر یکے از نہایتے میدادانیست کہ درصورت (مرقع رحمت) ظہور آمد اظہار نسبت نیاز

بطوریکہ انجامید شاہد قبول پندارم - بجیرتم کہ حضرتِ لسان الغیب چگونہ اطلاع یافتہ کہ می فرماید ؎

بیانِ شوق چہ حاجت کہ حالِ آتشِ دل
تواں شناخت ز سوزیکہ در سخن باشد

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر مولوی سید نوازش علی صاحب لمعہ

جناب شوق نے لکھا ہے کیا خوب
سراپائے پیمبر آیت نور
کہی ہے لمعہ نے تاریخ اُس کی
سراپائے سراپا قامت نور

۱۳۰۵ھ

دیگر

شوق صاحب نے لکھا اُن کا سراپا پرنور
نعت میں جنکی ازل سے ہے قلم سر بسجود
لمعہ نے مصرع تاریخ لکھا ہے روشن
آیتِ نور سراپائے رسول محمود ؎

۱۳۰۵ھ

تقریظ سید ناظر الحسن ہوشؔ بلگرامی ایڈیٹر رسالہ ذخیرہ حیدرآباد دکن

یوں تو دنیا میں انسان کچھ نہ کچھ کام کیا ہی کرتا ہے مگر کام وہی ہے جس سے دینی فائدہ مترتب ہو ایسے کام کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہے اس لئے کہ کوئی لیلی و مجنوں کے قصہ کو نظم کرتا ہے اور کوئی شیریں و فرہاد کے پرانے دکھڑے کو اپنی زبان میں روتا ہے کوئی گل و بلبل پر فدا ہے اور شب و روز اسی کا راگ الاپتا رہتا ہے اور اسی افسانۂ کہن کو الٹ پھیر کر کسی نئی ترکیب کے ساتھ اہل ملک کے سامنے پیش کرتا ہے جس کا نتیجہ سوا فوری دل خوش کرنے کے اور کچھ نہیں ہوتا کام وہ ہے جس سے آخرت میں بھی مدد ملے اور اس کے سبب سے ہم ثواب دارین حاصل کریں اپنے مذہب کا ضروری فرض ادا کریں اس قسم کے مفید کام کو ہمارے مکرم دوست جناب مولوی عبدالروف صاحب شوقؔ جعفری نے بوجہ احسن انجام دیا ہے اور ایک مسدس لکھکر دنیا کی شش جہت میں کافی ناموری حاصل کرنیکے علاوہ اُخروی ثواب کے گوشہ کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیا یعنے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپائے مبارک اس خوبی و خوش اسلوبی سے اپنی سلجھی ہوئی میٹھی زبان میں لکھا کہ جس کو حور و ملک نے بطیب خاطر سنکر اپنی زبان سے صلِ علیٰ کا بیساختگی اور از خود رفتگی کی حالت میں شور مچا دیا۔۔

جس کا ممدوح خدا کا محبوب ہو بندۂ ناچیز سے اسکے مداح کی کیا تعریف ہو سکے انھوں نے مضمون ہی ایسا اختیار کیا ہے کہ ان کے مخالف اور موافق جب اس مسدس کو سنیں گے بغیر صلِ علیٰ کا نعرہ بلند کئے اُنکو چارہ ہی نہیں ورنہ ایمان کی خیر نہیں۔

چونکہ مجھ سے اس مدح سرائی کی مدح کماحقہ نہیں ہو سکتی اس لئے میں ان چند سطروں کو دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خداوند عالم مصنف کو اس بیش بہا تصنیف کی جزائے خیر عطا فرمائے (اُمید ہے کہ ضرور عطا فرمائیگا) اور اُن کے طفیل میں مجھکو بھی اپنے نیک بندوں کی صف آخر میں ذراسی جگہ عطا فرمائے گا۔ . . . . آمین ثم آمین

شنیدم کہ در روز امید و بیم	بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

تقریظ حاجی حکیم عاشق حسین صاحب ہاتف آغائی ابو العلائی

طبع (مرقع رحمت) یعنے سراپائے مبارک شافع روز قیامت حامی اُمت سردار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم)
مصنفہ شاعر شیوا بیان فصیح اللسان
زیب اریکۂ معانی مسند نشین ایوان ہمہ دانی مستحق تاج نعت مصطفوی طغریٰ نویس مناقب مرتضوی
ابو المعارج مولانا مولوی میر عبد الروف صاحب شوق جعفری الصادقی ؒ

پچھلی رات کو میں گوشۂ تنہائی میں سر جھکا کر گم شدن در گم شدن دین من است کے حصار میں بیٹھا ہوا تھا کہ بے خیالی نے آکر چاروں طرف سے گھیر لیا مجھے یہ خبر نہ تھی کہ میں کون ہوں اور کہاں ہوں اچانک بے خودی نے عروج کے پر میرے دونوں بازؤں پر لگا دیئے میں وہاں سے اڑا اور بلند پروازی کی کرۂ ہوا سے کرۂ زمہریر اور کرۂ زمہریر سے کرۂ نار تک جا پہونچا۔ پھر آگے بڑھ چلا۔ ساتوں آسمانوں کی منزلیں طے ہونے لگیں لوح محفوظ بھی سامنے نظر آنے لگا کیا دیکھتا ہوں کہ اس پر نورانی قلم سے بخط جلی بادشاہِ کن فکاں پناہ کون و مکاں مختار جملہ کائنات سردار کل شیونات مالک یوم الدین رحمت للعالمین سید الثقلین نبی الحرمین خاتم الانبیاء شفیع الوریٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سراپائے مبارک منظوم لکھا ہوا ہے اور ہزار ہا فرشتے صف بستہ بہ ادب استادہ صلّ علیٰ صلّ علیٰ کا شور مچا رہے ہیں بے اختیار میری روح کو وجد کا عالم پیدا ہو گیا اور جھومنے لگی سراپائے مبارک کے آخر میں سید عبد الروف صاحب شوق جعفری کا نام لکھا ہوا پایا جب اس کے بعد بھی نظر ڈالی تو غریب ہاتف ابو العلائی کا بھی ایک مصرع تاریخی۔

بر سراپائے رسول اللہ قربان جان من
۳۵ ۱۲

تحریر تھا سید صاحب نے سراپائے مبارک کا مسودہ وہیں لیا تھا کہ یہاں اس کا مبیضہ ہوا جس نے دیکھا درود پڑھکر دیکھا اس کو سید صاحب کے نامۂ عمل کا نورانی دیباچہ کہنا چاہیے اس کا نور قبولیت آسمانوں سے چھن چھن کر چشم و دل وارفتگانِ عشق محمدی میں سما گیا۔

اس کی شہرت کی خوشبو نے مشام جان دلدادگان مصطفوی کو تر و تازہ کر دیا ہے۔
شوق جعفری سید ہیں سراپائے مبارک کے نظم کرنے کے حق دار ہیں۔ مقدس مدح سرائی
کے سزاوار ہیں۔ عشق میں کامل ہیں آل محمد میں شامل ہیں۔ ہر درود میں شریک رہ کر
اپنا حصہ پا رہے ہیں اس وقت میں بھی ایک تاریخی درود لکھ کر اپنی چھوٹی سی شکستہ
تقریظ کو ختم کر دیتا ہوں۔

اللّٰھم صل علی نبینا محمد و علی آل نبینا حبیبنا محمد بارک وسلم

۱۳۳۵ھ

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۱۶/۳/۱۹۸

میر عبدالرؤف شوق ش م

مرقع رحمت

سراپائے اقدس

[illegible]